تفسیر ضیاء القرآن کی نثر کا اسلوبیاتی مطالعہ

ڈاکٹر محمد وسیم انجم

Dr. Muhammad Waseem Anjum

Chairman, Department of Urdu,

Federal Urdu University, Islamabad.

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید

Dr. Hafiz Abdul Rashid

Chairmand, Department of Islamic Studies,

Federal Urdu University, Islamabad.

Abstract:

Pir Muhammad Karam Shah was a famous scholar, Justice and writer of many books. He also performed as Chairman of Roat-e-Hilal Committee Pakistan. He wrote many books but one of the book title "Tafseer Zia-Ul-Quran" is the most popular book. Five editions of this book have been published by the Zia Ul Quran Publications. Pir Muhammad Karam Shah has translated Quran by using simple Urdu words which provide Islamic education to readers and research students of M.A., M.Phil and Ph.D.

پیر محمد کرم شاہ الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف مفسر قرآن اور عالم دین مشہور ہیں۔ آپ یکم جولائی ۱۹۱۸ء کو بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہبارؓ سے ملتا ہے۔ ابتدائی علوم مولانا محمد قاسم بالاکوٹی سے پڑھے۔ کتب متوسط علامہ محمد دین بدھو (اٹک) سے اور انتہائی کتب علامہ غلام محمود (ساکن پیلان) سے پڑھیں۔ دورہ حدیث کے لیے صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ۱۹۴۳ء میں سند فراغت اور دستار فضیلت سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور ۱۹۵۴ء میں جامعہ الازہر قاہرہ سے الشہادۃ العالمیہ اور تخصص القضا کی اسناد حاصل کیں۔ تکمیل تعلیم کے بعد دارالعلوم محمدیہ رضویہ بھیرہ میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۹۷۷ء کی تحریکِ نظامِ مصطفیؐ کے سلسلے میں جیل کاٹی۔ حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ ۱۹۸۰ء میں وفاقی شرعی عدالت کے جج نامزد ہوئے۔ بعد ازاں رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مامور ہوئے۔(۱) اکتوبر ۱۹۷۰ء میں ماہنامہ ضیائے حرم کا اجرا ہوا۔(۲) ان کی درج ذیل کتب نمایاں ہیں:

۱۔ تفسیر ضیاء القرآن

۲۔ جمال القرآن (ترجمہ القرآن)
۳۔ضیاء النبی
۴۔سنت خیرالانام
۵۔مکاتیب ضیاء الامت
۶۔مقالات
۷۔قصیدہ الطیب النغم
۸۔مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات شریف(۳)

پیر محمد کرم شاہ الازہری کے کارناموں میں تفسیر ضیاء القرآن نمایاں ہے۔۱۳۸۴ھ ۱۹۶۵ء میں ضیاء القرآن کی پہلی جلد کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔۱۹۷۰ء میں دوسری جلد طبع ہوئی۔ان دونوں جلدوں کی کتابت اور طباعت کے بعد شب معراج ۱۳۹۴ھ میں ''ضیاء القرآن پبلی کیشنز'' کے نام سے ادارہ قائم ہوا جس نے ''تفسیر ضیاء القرآن'' کی طباعت کا کام شروع کیا۔ اب اسے تین جلدوں کی بجائے ۱۹۹۵ء میں پانچ جلدوں میں اشاعتی ادارے ''ضیاء القرآن پبلی کیشنز'' کی جانب سے شائع کیا گیا(۴) جن کی تفصیل اس طرح ہے:

جلد اول: سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الانعام۔صفحہ ۱ تا ۶۷۲
جلد دوم: سورۃ الاعراف تا سورۃ بنی اسرائیل۔صفحہ ۶۷۳ تا ۱۴۰۸
جلد سوم: سورۃ الکہف تا سورۃ السجدہ۔صفحہ ۱۴۰۹ تا ۲۰۸۲
جلد چہارم: سورۃ الاحزاف تا سورۃ الطّور۔صفحہ ۲۰۸۳ تا ۲۷۹۴
جلد پنجم: سورۃ النجم تا سورۃ الناس۔صفحہ ۲۷۹۵ تا ۳۵۸۲

برصغیر میں تفسیر اور تراجم کا سلسلہ پرانا ہے۔اُردو میں قرآن مجید کا پہلا ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین نے کیا۔ یہ ترجمہ لفظی تھا یعنی قرآن مجید کے ہر لفظ کا اس طرح ترجمہ کیا گیا کہ اردو فقروں کی ساخت بالکل بدل گئی۔اس ترجمے میں سلاست اور روانی نہ ہونے کی وجہ سے اصل مفہوم سمجھنا مشکل تھا۔شاہ رفیع الدین نے یہ ۱۷۷۶ء میں کیا تھا تقریباً نو سال بعد یعنی ۱۷۹۵ء میں شاہ رفیع الدین کے چھوٹے بھائی شاہ عبدالغفار نے بھی قرآن مجید کا اُردو ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ پہلے ترجمے کے مقابلے میں زیادہ سلیس، شگفتہ اور آسانی سے سمجھ آنے والا تھا(۵)۔

اُردو میں ترجمہ کی دوسری روایت پرانی ہے۔ابتداء میں تراجم کا سلسلہ حکایتوں کی شکل میں عربی اور فارسی زبانوں سے ہوا۔ مذہبی و اخلاقی کتابوں کے ساتھ قرآن مجید کا بھی ترجمہ ہوا اور اردو زبان کے ابتدائی دور میں صوفیائے کرام نے اُردو کو قرآن اور مذہبی تقدس سے ہم آہنگ کر کے روزمرہ کی ضروریات سے منسلک کر دیا۔اس طرح اردو کی تبلیغ و ترسیل کا ایک مؤثر وسیلہ فراہم ہوا۔عمیر منظر ''اُردو میں قرآن مجید کے ترجمے'' کے موضوع میں قرآن کے ترجمے کے حوالے سے مزید رقم طراز ہیں:

> ''خانوادہ ولی اللہی کے نامور فرزند شاہ عبدالقادر (متوفی ۱۸۲۸ء) کے ترجمہ موضع القرآن (۱۸۲۹ء طباعت دہلی) کو دہلی کی ٹکسالی اُردو کا آج بھی ایک معتبر نمونہ سمجھا جاتا ہے۔اس ترجمہ قرآن سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ فاضل مترجم نے فارسی اور عربی زبان پر دستگاہ

رکھتے ہوئے کسی سادہ عام فہم اورعوام وخواص میں بولی جانے والی اُردو زبان کو رائج کرنے کا سہرا اپنے سر لیا۔''(۶)

اٹھارویں اور انیسویں صدی میں نامور علماء کرام نے عربی کے ساتھ ساتھ اُردو زبان میں اسلامی تالیفات مرتب کرنے کا خاص اہتمام کیا تاکہ برصغیر کے لوگ اپنی علاقائی زبان میں اسلامی افکار سے روشناس ہوسکیں اور یہ سلسلہ بیسویں صدی میں بھی جاری وساری رہا حتیٰ کہ ان حضرات نے قرآن مجید کی اردو تفاسیر پر خصوصی توجہ دی۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری کا قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر ضیاء القرآن کی اردو نثری زبان آسان، عام فہم اور اسلوب سادہ ہونے کے سبب آسانی سے سمجھ آسکتی ہے۔

ہر شخص اپنے مافی الضمیر کو مختلف طریقوں سے بیان کرتا ہے۔کوئی ایجاز واختصار کو ذریعہ بناتا ہے۔کسی کو سہل انداز پسند ہے تو کوئی تشبیہہ واستعارہ سے اپنی تحریر کو مزین کرتا ہے۔ایک تحقیقی مقالے ''تفسیر ضیاء القرآن کے نثری اسلوب کے فنی محاسن کا مطالعہ'' میں ڈاکٹر امتیاز احمد رقم طراز ہیں:

''تفسیر ضیاء القرآن کا اسلوب اُردو ادب میں ایک شاہکار ہے جس نے نثری اسالیب کی جملہ خصوصیات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔پیر کرم شاہ الازہری نے انیس سال کی شبانہ روز جدوجہد کے بعد ایک ایسا منفرد نثر پارہ تیار کیا جس کی اساس جذبہ وتخیل، احساس وادراک، اثرانگیزی، لذت آفرینی، محاکات ومحاورات اور قول محال پر رکھی گئی ہے۔''(۷)

تفسیر ضیاء القرآن کی اُردو نثر کا اسلوبیاتی مطالعہ کیا جائے تو اس کی نمایاں خصوصیات میں سلیس اور رواں زبان وبیان ہے جو دوسری تفاسیر سے اسے ممتاز کرتا ہے۔ پروفیسر سلطان احمد نے پیر محمد کرم شاہ الازہری کو نہ صرف منفرد نثر نگار قرار دیا ہے بلکہ ان کے ادبی رنگ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''فاضل مفسر الفاظ کو بہت عمدہ انداز سے ترتیب دیتے ہیں۔گویا آپ کے سامنے الفاظ کے رنگین موتیوں کا انبار موجود ہے۔آپ اپنے ذوق اور پسند کے مطابق ان میں نہایت عمدہ اور نفیس الفاظ کا انتخاب کر کے ان سے اپنی تفسیر کو مزین کرتے ہیں۔''(۸)

پیر محمد کرم شاہ الازہری پاکستان کے معروف مفسر ہیں جنھوں نے قرآنی قصاص کو اپنے الفاظ میں قاری کے سامنے اس طرح پیش کیا ہے جس سے مسلمانوں کے کردار کی تربیت ہوتی ہے۔ان قصوں کو بڑے مدلل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔انبیا کرام کے قصوں کو مختلف الہامی کتب، حدیث مبارکہ اور قرآن مجید کی آیاتِ مبارکہ سے لبریز کر دیا ہے۔ضیاء القرآن کی چوتھی جلد میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

''علمائے تفسیر نے یہاں بڑا روح افزا اور بصیرت افروز واقعہ بیان کیا ہے۔اس کا یہاں لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔شام کا ایک آدمی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ اس کی پارسائی، تقویٰ اور دین کے لیے حمیت کے باعث آپ اس کو اپنا بھائی کہہ کر پکارتے تھے۔شام سے ایک آدمی آیا۔آپ نے اس سے اپنے دوست کی خیریت دریافت کی۔اس نے بتایا کہ وہ تو تباہ ہوگیا ہے۔شراب پیتا ہے، گانا سنتا ہے اور وہ فسق وفجور کی زندگی بسر کر رہا ہے۔یہ سُن کر آپ کو ازحد رنج ہوا، فرمایا جب واپس جانے لگو تو مجھے ملتے جانا۔روانگی کے

وقت وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ نے اپنے کاتب کو بلایا......خود بھی اس کی ہدایت کے لیے دعا مانگی اور حاضرین مجلس سے بھی اس کے لیے دُعا منگوائی اور یہ خط اس شخص کو دیا اور فرمایا کہ یہ میرے دوست کو پہنچا دینا۔جب اس دوست نے خط پڑھا،تو اس پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔آنکھوں سے آنسوؤں کا مینہ برسنے لگا۔روتا تھا اور خط کو بار بار پڑھتا تھا۔یہاں تک کہ اس نے اپنے گناہوں سے توبہ کی،فسق وفجور کی زندگی ترک کر کے اطاعت وانقیاد کی زندگی بسر کرنے لگا۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جب اس کی توبہ کی اطلاع ملی تو آپ بڑے خوش ہوئے۔'' (۹)

دعوت وارشاد اور تبلیغ واصلاح کا کیا حکیمانہ انداز ہے۔اسی طرح بہت سے قصوں کو بیان کیا گیا ہے جن سے روح تازہ ہو جاتی ہے۔عربی، فارسی اور اردو کے شعرا کرام کے اشعار بھی تفسیر کے متن میں شامل ہیں۔فاضل مفسر علامہ اقبال کے شیدائی ہیں۔اس لیے علامہ اقبال کے اشعار تفسیر کے بیشتر صفحات پر محیط ہیں۔پیر محمد کرم شاہ الازہری فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ حضرت علامہ اقبال کی والدہ ماجدہ مجھے خواب میں ملیں اور فرمایا 'محمد کرم شاہ! جانتے ہو۔اقبال،اقبال کیسے بن گیا؟ میں نے نفی اثبات میں جواب دینے کی بجائے عرض کی۔امی جان! آپ ہی بتا دیجئے۔فرمایا: اقبال کو جس چیز کا علم نہ ہوتا اس کے حصول میں اُس نے کبھی جھجک محسوس نہیں کی۔'' (۱۰)

ان کی اقبال شناسی ایک الگ مقالے کی متقاضی ہے۔مفسر ضیاء القرآن نے اسلوب میں جدید تیکنیک لانے کی کوشش کی ہے۔انھوں نے تحقیقی انداز اپناتے ہوئے ہر سورت کی تفصیلات، وجہ تسمیہ، شانِ نزول کو بیان کیا ہے۔متن میں آیاتِ مبارکہ،احادیث مبارکہ اور دوسری تفاسیر کے حوالہ جات بھی تحریر کر دیئے ہیں۔

دوسری اہم تفاسیر میں بیضاوی،تفسیر مظہری،تفسیر روح المعانی،تفسیر طبریؒ،تفسیر روح البیان،تفسیر ابن کثیر،تفسیر المنار، تفسیر خازن،تفسیر کشاف،مفردات القرآن، احکام القرآن،تفسیر ماجدی،تفسیر جلالین،تفسیر درمنشور،تفہیم القرآن، معارف القرآن اور خزائن العرفان شامل ہیں۔ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اپنے پی ایچ ڈی مقالہ ''منتخب اُردو تفاسیر میں مباحثِ سیرت (تحقیق و تجزیہ)'' میں رقم طراز ہیں:

''تفسیر ضیاء القرآن میں تفسیری حوالہ جات کی تعداد ساڑھے چار ہزار سے زائد ہے۔جن میں صرف تفسیر قرطبی کے حوالہ جات کی تعداد ایک ہزار سات سو پینسٹھ ہے۔اسی طرح تفسیر مظہری کے نوسو چورانوے،تفسیر روح المعانی کے چھ سو چھیالیس،مفاتیح الغیب کے دوسو ستر اور روح المعانی سے ایک سو بانوے حوالہ جات نقل کیے ہیں۔'' (۱۱)

آخر میں اشاریہ اور فہرستیں مرتب کی گئی ہیں تاکہ محققین وقارئین کو اصل موضوع کی تلاش میں آسانی ہو۔پیر محمد کرم شاہ الازہری اور ان کی کتب پر ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے کئی مقالات تحریر ہو چکے ہیں۔چند ایک کا ذکر حوالہ جات میں تحریر ہے جبکہ ڈاکٹر سعید الرحمٰن نے پاک وہند کی سو جامعات کے ۲۲۲پی ایچ ڈی، ۲۶۸۷ایم فل اور ۱۲۹۳ایم اے سطح پر تکمیل شدہ وزیرِ تحقیق سندی مقالات اور مزید مجوزہ قابل بحث ۴۷۷۵عنوانات یعنی کل ۸۳۲۰موضوعات کا اولین الف بائی توضیحی

اشاریہ اپنی کتاب ''تحقیقاتِ اسلامیات'' میں مرتب کیا ہے اس اشاریہ میں پیر محمد کرم شاہ الازہری اوران کی کتب پر ایم اے، ایم فِل اور پی ایچ ڈی مقالات کی فہرست شامل کر دی ہے (۱۲) یہاں ان کی تفسیر ضیاء القرآن کی اُردو نثر کا مختصراً اسلوبیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ادبی خصائص پر وفاقی جامعہ اردو اسلام آباد کیمپس میں شعبہ اردو سے ایک محقق محمد اعظم رضا تبسم، ڈاکٹر زاہد حسین چغتائی کی نگرانی میں مقالہ ضبطِ تحریر کر رہے ہیں۔ اس کی تفسیر میں ادبی رنگ نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا بہترین نمونہ ہے۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری بیاسی سال کی عمر میں ۷ اپریل ۱۹۹۸ء کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (۱۳) اللہ تعالیٰ مفسر کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

حوالہ جات

۱۔ قاسم محمود، سید، شاہکار انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا، لاہور: الفیصل ناشران، جولائی ۲۰۱۴ء، ص:۹۴۷

۲۔ احمد بخش، حافظ، پروفیسر، جمال کرم، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، دسمبر ۲۰۱۱ء، ص:۸۹

۳۔ ایضاً ص:۷۴۹

۴۔ کرم شاہ الازہری، پیر، ضیاء القرآن، جلد اول، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان، جنوری ۱۹۷۸ء، ص:۵

۵۔ صفدر رشید، مرتب: فن ترجمہ کاری (مباحث)، اسلام آباد: پورب اکادمی، مارچ ۲۰۱۵ء، ص:۲۰

۶۔ نجیب جنگ، سرپرست: ترجمے کے معانی اور عملی مباحث، نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ جامعہ نگر، ۲۰۱۲ء، ص:۲۴۵

۷۔ امتیاز احمد، ڈاکٹر، مقالہ: تفسیر ضیاء القرآن کے نثری اسلوب کے فنی محاسن کا مطالعہ، مشمولہ: تحقیق نامہ تحقیقی مجلّہ، مدیر: پروفیسر ڈاکٹر ہارون قادر، لاہور: جی سی یونیورسٹی، شمارہ ۱۸، جنوری تا جون ۲۰۱۶ء، ص:۲۰۹

۸۔ ایضاً ص:۲۱۰

۹۔ محمد کرم شاہ الازہری، پیر، ضیاء القرآن، جلد چہارم، لاہور: کراچی: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ، ص:۲۹۱

۱۰۔ ع۔م۔ چوہدری ایم اے۔ اقبال بعد از وصال، بہاول پور: جٹ لینڈ پبلشرز، اشاعت سوم، نومبر ۲۰۱۵ء، ص:۲۳۸

۱۱۔ عبدالرشید، حافظ، منتخب اردو تفاسیر میں مباحث سیرت (تحقیق و تجزیہ)، مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی، اسلام آباد: شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اگست ۲۰۱۶ء، ص:۹۱۔۹۲

۱۲۔ سعید الرحمن، ڈاکٹر، مرتب: تحقیقاتِ اسلامیات، پشاور: العلم پبلی کیشنز، اشاعت اول، جون ۲۰۱۷ء، ص:۵۲۱

۱۳۔ شاکر حسین، پیر محمد کرم شاہ الازہری کی علمی و ادبی خدمات، مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی، کراچی: شعبہ علوم اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی، ۲۰۰۸ء، ص:۶۹

☆......☆......☆